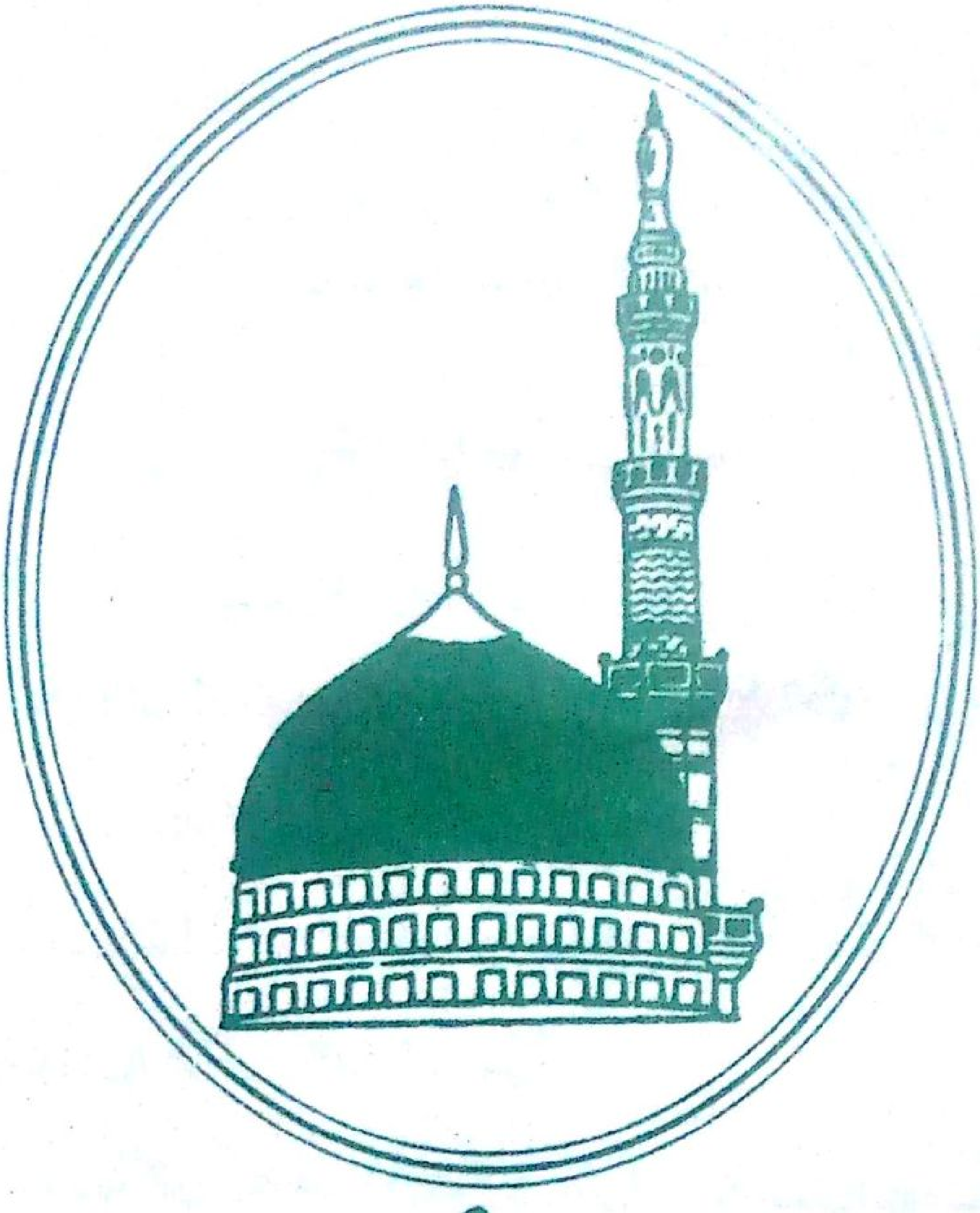


اپنا اعتکاف صحیح کیجئے

(مردوں اور عورتوں کے)

اعتکاف کے متعلق نہایت ضروری باتیں

بسم الله الرحمن الرحیم

پہلے نیت اس طرح کرے

نیت :۔

اعتکاف میں نیت کرنا شرط ہے۔ اس لئے پہلے اعتکاف کی نیت دل میں کرے، اور زبان سے اس طرح کہے،

"اے اللہ! آپکی خوشنودی اور سنت کی اتباع میں آپکے گھر میں (مسجد میں) اعتکاف کرتا ہوں اسکو سہل فرما اور قبول فرما۔"

اور صاحبینؒ کے مسلک کی نیت بھی دل میں کرلے اور زبان سے یہ کہے،۔

"اے اللہ! صاحبینؒ کے مسلک کے مطابق مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرتا ہوں۔"

نوٹ:۔ بہنیں اس طرح کہیں "گھر کی مسجد میں اعتکاف کرتی ہوں"۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین!

امابعد :۔ اعتکاف کے متعلق نہایت ضروری باتیں، مستند حوالوں کے ساتھ، اس مختصر سے رسالہ میں محترم جناب محمد یوسف ملیک صاحب سلمہ نے جمع فرمائی ہے۔احقر نے انکو بغور پڑھا۔ بہت ہی پسند آیا۔اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور قبول فرمائے ،اور موصوف کے لئے ذریعۂ نجات بنائے ۔

آمین، یارب العالمین۔

دعا گو محمد آدم بھیلونی۔

(صدر مفتی، مدرسہ جامعہ نذیریہ، کاکوسی، سدھپور)

۷/ربیع الآخر/۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا رفعت قاسمی صاحب مدظلہ کتاب مسائلِ اعتکاف میں لکھتے ہیں، ''نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، کہ اعتکاف کے ضروری مسائل سے، صحیح طور پر واقف نہ ہونے کی بنا پر، بہت سے حضرات کا اعتکاف صحیح نہیں ہو پاتا۔ بسا اوقات، بہت سے اعتکاف کرنے والے، پہلے ہی دن اپنا اعتکاف فاسد کر دیتے ہیں (توڑ دیتے ہیں)، اور انھیں پتہ بھی نہیں چل پاتا''۔ (مسائل اعتکاف/۸)

شریعت میں اعتکاف کے معنا : کسی عاقل، بالغ مسلمان کا، ثواب کی نیت سے، ایسی مسجد میں، جس میں پانچ وقت کی نماز ہوتی ہو، ''ٹھہرنا'' اعتکاف کہلاتا ہے۔

یعنی اعتکاف میں ٹھہرنا تو رکن (فرض) ہے، اور مسجد میں ٹھہرنا اور نیت کا ہونا دونوں شرطیں ہیں۔ اسی طرح مسلمان ہونا، عاقل (سمجھدار ہونا)، جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا بھی اعتکاف کی شرطیں ہیں۔ (مراقی الفلاح/۴۲۱، البحر الرائق ۲/۳۲۲، اعتکاف کے فضائل و مسائل/ ۲۲-۲۳ از حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب دامت برکاتہم ماضی مفتی جامعہ اسلامیہ ڈابھیل گجرات)۔

اعتکاف میں تین باتیں اہم ہیں

(۱) نیت کرنا۔ (۲) مسجد کا ہونا۔ (۳) اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا۔

(۱) نیت کرنا:

اعتکاف میں نیت بھی شرط ہے، لہذا اگر کوئی شخص بغیر نیت کے مسجد میں ٹھہرا رہا تو اعتکاف نہ ہوگا۔

(درمختار ۱/۱، اصلاح نیت ۱۴/ از مولانا امیر صاحب مظاہری)

حق تعالیٰ فرماتے ہیں، ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، اپنے پاس سے انکو علیحدہ نہ کرو، جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں، جس سے خاص اسی کی ذات کو چاہتے ہیں'' (سورۂ انعام)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ، ''عمل سے حق تعالیٰ کی ذات مقصود ہو''۔

(تبلیغِ دین محشی ۵/۲۷ از حضرت امام غزالیؒ)

اس لئے ہر عمل اللہ کی خوشنودی کی نیت سے کرے۔

بندوں کو چاہئے، کہ جو بھی کام کریں، وہ اتباع رسول ﷺ کی نیت، اور پیغمبر ﷺ کے حکم سے کریں، تا کہ بندگی کے آثار ہر وقت ظاہر ہوتے رہیں۔ اور ہر دم ریاضت واطاعت کا ثواب ملتا رہے۔

(تبلیغ دین محشی / 293 از حضرت امام غزالیؒ)

اس لئے عمل کرتے وقت، اتباع سنت کی بھی نیت کرے۔

اس لئے اعتکاف کرتے وقت، اعتکاف کی نیت دل میں کرے، اور زبان سے اس طرح کہے، ''اے اللہ! آپکی خوشنودی اور سنت کی اتباع میں، آپکے گھر (مسجد) میں اعتکاف کرتا ہوں، اسکو سہل فرما اور قبول فرما''۔

نوٹ :۔ بہنیں ''گھر کی مسجد میں اعتکاف کرتی ہوں'' کہیں۔

یاد رکھیں! اعتکاف کی ایک شرط، اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا ہے۔ پس بے قصد وارادہ (بغیر ارادہ ونیت کے) ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے۔

(بہشتی زیور ۱۱/ ۱۰۷، مسائلِ اعتکاف ۱۴)

(۲) دوسری شرط مسجد کا ہونا :

جب اعتکاف کرنا ہو، تو پہلے مسجد کے متولی یا امام صاحب، یا کسی عالمِ دین سے یہ معلوم کرلیں، کہ اصل مسجد کہاں تک ہے؟ کیونکہ مسجد ہمیشہ سب سے باہر کے دروازہ تک ہی نہیں ہوتی ہے۔ مسجد کا احاطہ (حد) اور چیز ہے، اور جس کو شریعت میں مسجد کہتے ہیں، وہ الگ چیز ہے۔ یعنی مسجد سے مراد وہ حصہ ہے جو نماز کے لئے مسجد کے حکم میں ہے۔ اور وہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔ یا یوں بھی سمجھ سکتے ہیں، کہ مسجد میں جس جگہ آپ وضو نہیں کر سکتے، جنابت کی حالت میں وہاں نہیں جا سکتے، وہ جگہ مراد ہے۔ کل احاطۂ مسجد نہیں۔ اس لئے جو حصہ شرعی مسجد سے باہر ہو، وہاں دورانِ اعتکاف نہ جایا جائے۔

(البحر الرائق، مسائل اعتکاف ۳۴/۷۷)

فقہاء احناف کے نزدیک ایک تو مسجد ہوتی ہے، اور ایک ایسی جگہ ہوتی ہے، جو مسجد تو نہیں ہے، لیکن بعض اوقات اسکو مسجد کے حکم میں شمار کرتے ہیں۔ جیسا کہ نماز میں اقتداء (پیروی کرنا) وغیرہ میں، جبکہ صفیں متصل

(لگاتار، پے در پے) ہوں، مسجد کے حکم میں کر دیا ہے، مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا، کہ اس میں مسجد کے احکام جاری ہیں۔ اس مسجد کو فناء مسجد کہا جاتا ہے، جو مسجد کی حد سے باہر ہو، چاہے مسجد کی چاروں طرف ہو، یا صرف مسجد کے سامنے ہو۔ (احکام المسجد/۷۵ از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

نوٹ: فناء مسجد میں وضوخانہ، پیشاب خانہ، جوتے، چپل اتارنے کی جگہ وغیرہ ہوتی ہے۔ اس میں جنبی (غسل کی حاجت والا) وغیرہ کا داخل ہونا جائز ہے۔ یعنی شریعت میں جس کو مسجد کہتے ہیں، اس کے علاوہ کا یہ حصہ ہے۔ یا یوں بھی سمجھ سکتے ہیں، جیسے گھر کا آنگن ہوتا ہے، اسی طرح یہ مسجد کا آنگن ہے اور اس میں مسجد کے احکام جاری نہیں۔

ہماری غلط فہمی یہ ہے، کہ ہم مسجد میں جہاں جوتے۔ چپل اتارے جاتے ہیں، اسی جگہ سے مسجد کی شرعی حد سمجھتے ہیں، یا جہاں مسجد کا پہلا دروازہ ہوتا ہے، وہاں سے مسجد کی شرعی حد سمجھتے ہیں، حالانکہ مسجد کی شرعی حد، مسجد بنانے والوں کی، یا متولی حضرات کی نیتوں پر ہے، اور اسی حد میں اعتکاف کرنے والوں کو اعتکاف کرنا چاہیئے۔

ہمارے ملک میں ہر جگہ کی مسجد کی شرعی حد کی نوعیت الگ الگ ہے۔ یوپی، بہار، راجستھان وغیرہ علاقوں میں مسجد کا صحن (جماعت خانہ کے آگے کا باہر کا حصہ) عام طور پر مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ گجرات میں مسجد کا صحن عام طور پر مسجد میں داخل نہیں ہوتا۔ اس لئے ہر جگہ پر مسجد کی شرعی حد کہاں سے شروع ہوتی ہے، وہ معلوم کریں، ورنہ اعتکاف صحیح نہیں ہوگا۔

ہو سکے تو اپنی مسجد میں جہاں مسجد کی شرعی حد شروع ہوتی ہے، وہاں لکھوا دیں، "شرعی مسجد کی شرعی حد یہاں سے ہے"۔ اور مسجد کی شرعی حد بتلانے کے لئے رنگین پٹہ بھی لگا سکتے ہیں۔ یا اسٹیکر بنا کر جہاں شرعی مسجد کی شرعی حد شروع ہوتی ہے وہاں لگا دیں۔ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب (دامت برکاتہم، خلیفۂ ارشد، حضرت حکیم الامت، مولانا اشرف علی تھانویؒ) نے، اپنی ہردوئی کی مسجد میں لکھا ہے، "مسجد کی شرعی حد یہاں سے ہے"۔ اور ایک مرتبہ گجرات کے سفر میں اکثر جگہ پر مسجد کے امام صاحب سے پوچھتے، کہ

بتاؤ آپکی مسجد کی شرعی حد کہاں سے شروع ہوتی ہے؟ اور انکو لکھنے کو بھی کہتے، تاکہ مسجد میں آنے والے، سنت کے مطابق مسجد کی دعا پڑھتے ہوئے سیدھے پیر سے داخل ہوں، اور بائیں پیر سے باہر آئیں، اور معتکف حضرات کے لئے بھی آسانی ہو جائے۔ حضرت نظام الدین مرکز کی بنگلے والی مسجد میں بھی مسجد کی شرعی حد کا رنگین پٹہ چھت پر لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

(۳) اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا :

مسجد میں اعتکاف کے دوران ٹھہرنے میں ہمیں کن باتوں کا دھیان رکھنا ہے، وہ مولانا رفعت قاسمی صاحب کی کتاب ''مسائلِ اعتکاف'' اور مفتی محمد قاسم ملا صاحب (مفتی دارالعلوم کنتھاریہ) کی مرتب کی ہوئی کتاب ''اعتکاف کے فضائل و مسائل'' (گجراتی) میں سے چند مسائل درج کئے جاتے ہیں۔

کن کاموں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

• معتکف بھول سے یا جان بوجھ کر، ایک گھڑی بھی مسجد سے باہر نکلے گا، تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک)

(شامی ۲/۱۳۳، طحطاوی ۵۸۱/، ھدایہ ۲۳۰/)

مسجد کی شرعی حد کے باہر، شرعی اور طبعی ضرورتوں (یعنی پیشاب و پاخانے) کے لئے، جو وہاں رہ کر پوری نہیں ہوسکتی، نکلنا جائز ہے۔

(ھدایہ، عالمگیری)

• جنازے کی نماز کے لئے مسجد کی شرعی حد کے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ (شامی ۲/۱۳۴)

البتہ قضاء حاجت جیسی ضرورت کے لئے نکلنے پر دیکھا، کہ راستہ ہی میں نماز جنازہ شروع ہورہی ہے، تو اسمیں شریک ہوسکتا ہے۔ نماز کے پہلے انتظار اور نماز کے بعد وہاں ٹھہرنا جائز نہیں۔ اسی طرح نماز جنازہ کے لئے راستے سے کسی جانب مڑنا بھی جائز نہیں۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۵۰۰، مسائلِ اعتکاف/ 43)

حضرت سہارنپوریؒ معتکف تھے۔ استنجاء کی نیت سے مسجد کے باہر تشریف لائے، اوراس سے فارغ ہونے پر حضرت شیخ مولانا محمد زکریاؒ کے والدہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔اس سے معلوم ہوا کہ معتکف نماز جنازہ کی نیت سے باہر نہ نکلے۔ البتہ کسی طبعی حاجت کی نیت سے نکلے، پھر جنازہ کی نماز میں شرکت کرے، تو صحیح ہے۔ (ملفوظات ۱/۱۱۸ از حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)۔

● معتکف پیشاب۔پاخانہ کے لئے گیا ہو، اور کسی نے زبردستی اسکوروک لیا، مثلاً پیسے مانگنے والے نے، اور معتکف ایک گھڑی بھی رکا رہا تو بھی اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔(امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک) (عالمگیری ۱/۲۱۲)

صاحبینؒ (حضرت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے قول کے مطابق اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔اس لئے صاحبینؒ کے قول پر عمل کرنے میں آسانی ہے۔

(عمدۃ الفقہ ۳/۴۰۶، بدائع الصنائع ۲/۱۱۵)

● بیمار کی عیادت کے لئے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔(شامی ۲/۲۱۲)

● معتکف دوا لینے کے لئے باہر جائیگا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔دوا کسی دوسرے آدمی سے منگوانی چاہئے۔ڈاکٹر کو دکھوانا ہو، تو مسجد میں بلوالے۔

(اعتکاف کے فضائل ومسائل، مسائلِ اعتکاف/۶۹)

• معتکف وضو کرنے کے بعد، حوض یانل پر دوسروں سے باتیں کرنے لگے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ (شامی ۲/۱۳۲، آدابِ اعتکاف/۶۷)

• معتکف وضو کرنے کے بعد مسجد کی شرعی حد کے باہر، حوض یانل پر کھڑے رومال وغیرہ سے وضو کا پانی سکھائیگا، تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

اسی طرح وضو سے پہلے بلا قصد وضو (بغیر وضو کے ارادے۔نیت کے) وضوخانہ پر بیٹھ کر، صابون سے ہاتھ منھ دھوئیگا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

(مسائلِ اعتکاف/۴۹_۵۰)

نوٹ : معلوم ہوا کہ کھڑے کھڑے رومال وغیرہ سے پانی سکھانا شرعی عذر میں سے نہیں ہے۔اس لئے چلتے چلتے یا مسجد کی شرعی حد میں آ کر ہاتھ منھ پوچھنا چاہیے۔اسی طرح پہلے وضو کی نیت۔ارادہ کرے پھر صابون سے ہاتھ منھ دھوئے، منجن وغیرہ کرے۔

• معتکف کھانے کے پہلے یا کھانے کے بعد، مسجد کی شرعی حد کے باہر حوض یانل پر ہاتھ دھونے جائیگا، یا صرف مسواک کرنے (دانت صاف کرنے) جائیگا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ (احسن الفتاویٰ ۴/ 501)

نوٹ :۔ مسجد میں رہتے ہوئے ہی ہاتھ دھونے کا انتظام کرلیا جائے۔

• جمعہ یا گرمی کی وجہ سے مسجد کی شرعی حد کے باہر غسل کرنے حمام خانہ میں (باتھ روم) جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔

(آدابِ اعتکاف/۶۷، شامی۲/۱۳۲)

گرمی کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل کر معتکف کو غسل کرنا جائز نہیں ہے، اگر ضرورت زیادہ ہوتو مسجد میں بڑا برتن رکھ کر، اس میں بیٹھکر، اس طرح نہائے، کہ پانی مسجد میں نہ گرے۔ یا ٹوال بھگوکر، نچوڑ کر، بدن پر بار بار ملے۔ ایسا کرنے سے بدن صاف ہو جائیگا۔

(احسن الفتاویٰ۴/۴۹۷ بحوالہ ردالمحتار۲/۱۸۱، مسائلِ اعتکاف/۴۰)

سوال: اگر معتکف کسی شرعی اور طبعی ضرورت سے باہر نکلے، مثلاً: پیشاب۔ پاخانہ کے لئے، تو صرف گرمی کی وجہ سے، یا میل دور کرنے کے لئے، استنجاء کرنے کے بعد یا اس سے پہلے، غسل کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب : جائز نہیں، اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ البتہ غسل خانہ، بیت الخلاء کے ساتھ ہی ہو، اور نہانے میں وضو سے زیادہ دیر نہ لگے، تو

پیشاب۔ پاخانہ کے بعد، غسل کی اجازت ہے۔ اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے ، کہ مسجد میں کپڑے اتار کر، صرف لنگی میں چلا جائے ، اور نل کھول کر بدن پر پانی بہا کر نکل آئے ، اور نہ صابون لگائے ، اور نہ زیادہ ملے ۔ اس طرح صفائی تو نہیں ہوگی ، ٹھنڈک البتہ ہو جائیگی ۔ اور اگر مسجد کی طرف چلتے چلتے کپڑے سے بدن رگڑے تو کافی حد تک صفائی بھی حاصل ہو سکتی ہے ۔

(احسن الفتاویٰ ۴/۵۰۵، مسائلِ اعتکاف ۴۱/)

• معتکف جب کسی ضرورت سے باہر نکلے تو اسے بات چیت کرنا جائز نہیں ہے، یہ غلط ہے ۔ چلتے چلتے بات چیت کرنا جائز ہے ۔ جیسا کہ سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، خیریت پوچھنا وغیرہ ۔ بات چیت کے لئے یا کسی اور کام کے لئے ٹھہرنا جائز نہیں ہے ۔ اور اگر ایک منٹ بھی ٹھہر جائے ، تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا ۔ (رمضان کیا ہے؟ ۱۵۱/، بدائع، مسائلِ اعتکاف ۵۳/، ۷۴)

• پیشاب ۔ پاخانہ کے لئے باہر لائن لگی ہوئی ہو تو وہاں باہر کھڑے رہنا جائز ہے ۔ (احسن الفتاویٰ ۴/۵۰۱)

• اگر اذان دینے کی جگہ کا دروازہ مسجد میں داخل ہے، تو وہاں معتکف بہر حال ہر وقت جا سکتا ہے، اور اگر دروازہ مسجد کے باہر ہے، تو صرف اذان دینے کی غرض (نیت) سے جا سکتا ہے۔

(احسن الفتاویٰ ۴۹۸/۲ بحوالہ ردالمحتار ۱۸۱/۲، مسائلِ اعتکاف ۴۳)

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف "سنت مؤکدہ علی الکفایہ" ہے، عذر کی بنا پر توڑ دیا یا بھول سے ٹوٹ گیا تو جس دن کا اعتکاف ٹوٹا ہے، اس دن کے اعتکاف کی قضا روزے کے ساتھ لازم ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ جلد 3 صفحہ 110 بحوالہ ردمحتار جلد 2 صفحہ 180، مسائلِ اعتکاف صفحہ 30)

عشرۂ اخیر رمضان کے مسنون اعتکاف میں صرف اس دن کی قضا واجب ہے جس میں اعتکاف ٹوٹا۔ فساد (ٹوٹنے) کے بعد یہ اعتکاف نفل ہو گیا۔ ایک دن کی قضا چاہے رمضان ہی میں کر لے، یا رمضان بعد نفل روزے کے ساتھ کر لے۔

(آدابِ اعتکاف صفحہ 74، ردمحتار، مسائلِ اعتکاف صفحہ 29 اور 82)

نوٹ : اکثر و بیشتر معتکف حضرات بے دھیانی یا مسائل سے صحیح طور پر واقف نہ ہونے کی بنا پر کبھی حوض یا نل پر ہاتھ دھونے، کبھی کلی کرنے، کبھی ناک صاف کرنے، کبھی برتن دھونے، کبھی جمعہ یا گرمی کی وجہ سے نہانے اور اسی طرح دوسرے کاموں کے لئے مسجد کی شرعی حد سے باہر چلے جاتے ہیں، جس سے انکا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اور انھیں اسکا علم بھی نہیں ہوتا۔ فساد (ٹوٹنے) کے بعد یہ اعتکاف نفل ہو جاتا ہے اور نفل اعتکاف مسجد سے باہر نکلنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے معتکف حضرات سے گزارش ہے، کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں احتیاطاً نفل اعتکاف کی دعا "نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافْ" بھی پڑھ لیا کریں۔

نوٹ : معتکف یا مسافر کے سوا دوسروں کو مسجد میں سونا جائز نہیں۔

(احکام المساجد/۳۷ از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

یہ اعتکاف ''سنت مؤکدہ علی الکفایہ'' ہے۔یعنی محلّہ یابستی میں کچھ لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب کے اوپر اسکا وبال (گناہ) ہوگا۔ (شامی ۲/۱۲۹، احسن الفتاویٰ ۴/۴۹۹، بہشتی زیور ۱۱/۱۰۷، مسائلِ اعتکاف/۱۶)

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف ''سنت مؤکدہ علی الکفایہ'' ہے اور یہ قسم واجب اور نفل اعتکاف سے جداگانہ ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ۶/۱۰۷ بحوالہ ردالمختار، مسائلِ اعتکاف/۱۹)

مسائل کی لاعلمی یا بے دھیانی کی وجہ سے، اگر بستی میں کسی کا بھی اعتکاف صحیح نہیں ہوا، تو محلّہ یابستی کے سب کے اوپر اس کا وبال (گناہ) ہوگا۔ اس لئے بستی کے دیندار، ذمہ دار حضرات سے گذارش ہے، کہ اعتکاف کرنے والوں کی صحیح رہبری کریں۔

بلا ضرورتِ شرعیہ یا ضرورتِ طبعیہ، مسجد سے (یعنی شرعی مسجد سے) تھوڑی دیر کے لئے بھی باہر نکل گیا، چاہے بھول سے ہو یا جان بوجھ کر، تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا یا نہیں؟

اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک ساعت کے لئے بھی باہر جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ اور صاحبینؒ (امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ) کے نزدیک دن کا اکثر حصہ، یعنی آدھے دن سے زیادہ باہر رہے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا۔ صاحبینؒ کی دلیل استحسان پر ہے۔ (ھدایہ ۱/۲۱۰)

شیخ ابن ھمامؒ نے امام صاحبؒ کے قول کو اور علّامہ ابن نجیمؒ نے صاحبینؒ کے قول کو ترجیح دی ہے۔ (پسند کیا ہے)

نیز خلاصۃ الفتاویٰ میں، علّامہ سرخسیؒ سے نقل کیا گیا ہے، کہ صاحبینؒ کا قول مسلمانوں کے لئے زیادہ آسان ہے۔ (۱/۲۶۸) اس لئے اچھا تو یہ ہے کہ امام صاحبؒ کے قول کو احتیاطاً مدّ نظر رکھکر عمل کرے، باقی

صاحبینؒ کے قول پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

(اعتکاف کے فضائل و مسائل ر۳۷۔۳۸ از حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب دامت برکاتہم)

عام مسلمان جو اعتکاف کے ضروری مسائل سے صحیح طور پر واقف نہ ہونے کی بنا پر، اپنا اعتکاف صحیح نہیں کر پاتے، ان سے گذارش ہے، کہ اپنے اعتکاف کی حفاظت کے لئے، احتیاطاً صاحبینؒ کے مسلک کی ہی نیت کریں، کیونکہ صاحبینؒ کے قول میں آسانی ہے، اور انکے قول پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

اس لئے معتکف حضرات سے گذارش ہے، کہ اوپر بتائی ہوئی اعتکاف کی دعا کے ساتھ، احتیاطاً صاحبینؒ کے مسلک کی نیت بھی دل میں کر لیں۔ اور زبان سے یہ کہیں ''اے اللہ صاحبینؒ کے مسلک کے مطابق مسجد میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرتا ہوں''۔

مقصدِ اعتکاف کیا ہے؟

یکسوئی کے ساتھ کثرتِ عبادت کے لئے اپنے آپکو فارغ کرنا۔

(ملفوظات ۴۶/۳ از حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)

حدیث : جب تک نمازی جماعت کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں، انکو برابر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

(بخاری شریف، اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۳۸۷)

امام غزالیؒ نے مسجد میں جاتے وقت سات کاموں کی نیت بتائی ہے۔ اس میں سے ایک نماز کے انتظار کرنے کی نیت بھی ہے۔ معتکف حضرات سے گذارش ہے، کہ ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کے انتظار کی نیت کرلیں۔ مثلاً: عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نیت کریں، کہ ''مغرب کی نماز کا انتظار کرتا ہوں'' اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی نماز کے انتظار کی نیت کریں وغیرہ۔ اس طرح انکو برابر نماز پڑھنے کا

ثواب ملتا رہیگا۔اور اس طرح معتکف ہر وقت عبادت میں شمار ہوگا، جو اعتکاف کا مقصد ہے۔

نوٹ : باوضو انتظار کرنے والے کے لئے یہ فضیلت اور ثواب ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج۔ا صفحہ۔۴۷۹، فتاویٰ رحیمیہ جلد۔۱۰ صفحہ۔۱۸۸)

ایک بار مغرب کی نماز کے بعد کچھ لوگ عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے، اور آپ ﷺ اس قدر تیز تیز چل کر آئے، کہ آپ ﷺ کی سانس پھول گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، لوگو! خوش ہو جاؤ۔ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر تمہیں فرشتوں کے سامنے کیا، اور فخر کے طور پر فرمایا "دیکھو! یہ میرے بندے ایک نماز ادا کر چکے اور دوسری نماز کا انتظار کر رہے ہیں"۔ (ابن ماجہ، اسوۂ رسول اکرم ﷺ ۲۴۰)

اسلئے نماز کے انتظار کی نیت کرنے کی مشق کریں، صرف نیت کر کے ثواب حاصل کرنا ہے۔

کیا عورت اعتکاف کرسکتی ہے ؟

عورت اپنے گھر میں، جہاں نماز پڑھنے کی جگہ ہے، وہیں اعتکاف کرے، اور اس جگہ اعتکاف کرنا اس کے حق میں ایسا ہی ہے، جیسے مردوں کے لئے جماعت والی مسجد میں اعتکاف کرنا۔ اگر نماز پڑھنے کی جگہ مقرر نہ ہو، تو گھر میں کوئی جگہ طے کر کے بیسویں روزے سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت کر کے، (اوپر بتائی ہوئی دونوں نیتیں کرے) مصلیٰ، شطرنجی یا چٹائی وغیرہ بچھا کر اعتکاف میں بیٹھ جائے۔

(عالمگیری ۱/۲۱۱، بہشتی زیور ۳/۲۲)

عورت کا اگر شوہر ہے، تو اعتکاف اس کی اجازت کے بغیر نہ کرے، اور اگر شوہر اس کو اجازت دے چکا، تو پھر اس کے بعد اس کو منع کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ (مسائلِ اعتکاف/۲۴)

عورت اپنے اعتکاف کی جگہ سے شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر نہ اٹھے۔ کھانا بھی وہاں کھائے اگر کھانے پینے دینے والا نہ ہو، تو خود اٹھ کر کھانے پینے کو اعتکاف کی جگہ پر لا کر وہاں کھا پی سکتی ہے۔ (عالمگیری ۱/۲۱۱، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳/۳۱۵، اعتکاف کے فضائل و مسائل/۱۰)

اگر حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے۔اس میں اعتکاف درست نہیں۔لیکن پاک ہونے کے بعد خاص اس دن کے اعتکاف کی قضا ضروری ہے۔پھر اگر یہ قضا رمضان ہی میں کرلی،تو رمضان کا روزہ کافی ہوگا۔ اور اگر رمضان کے بعد قضا کی، تو اس دن روزہ رکھنا ضروری ہوگا۔ (بہشتی زیور۲۲/۳ (متن اور حاشیہ) ، مسائلِ اعتکاف/۲۴، بدائع /۱۱۶، اعتکاف کے فضائل ومسائل/۴۰)

عورت اعتکاف کی حالت میں دین۔دنیا کی باتیں کرسکتی ہے۔ اعتکاف میں بیٹھے بیٹھے گھر کا کام کاج گھر کی لڑکیوں سے کراسکتی ہے۔

(عالمگیری ۱۱۳/۱،فضائلِ رمضان/۵۱)

فقہاء بھی عورتوں کے لئے گھر کی مسجد میں اعتکاف کو مستحب (سنت) لکھتے ہیں۔اس کی مقدار بھی بتاتے ہیں کہ ایک ساعت (گھڑی) ہے۔مثلاً: جب بھی نماز پڑھنے کے لئے (گھر کی مسجد یا مصلے پر) آئے،تو اعتکاف کی نیت کرے۔

(ملفوظات ۴۶/۳ ازحضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)

امام غزالیؒ فرماتے ہیں، حق تعالیٰ نے دائیں جانب کو بائیں جانب پر شرف بخشا ہے۔ اس لئے تم کو بھی اس کے شرف کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے، کہ اگر اچھے کام کرو، مثلاً: مسجد میں جاؤ تو اولاً داہنا پیر رکھو اور باہر نکلو تو اولاً بایاں پیر نکالو۔ الغرض ہر شئ کے مرتبہ کا خیال رکھنا عدل وانصاف کہلاتا ہے، اور اس ظاہری اعتدال (درمیانی درجہ) سے قلب بھی معتدل (موافق) اور مستوی (برابر، ہموار) ہو جائیگا۔ (تبلیغِ دین محشّی/۹۰)

اس لئے بہنوں سے گذارش ہے، کہ گھر کی مسجد یا مصلے پر نماز کے لئے آئیں، تو سیدھے پیر سے آئیں، اور مسجد کی دعا "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" (اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے) پڑھیں۔ اور اعتکاف کی نیت، دعا "نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافْ" پڑھیں۔ جب تک مصلے پر بیٹھی رہیں گی، اعتکاف کا ثواب ملتا رہیگا۔ اور نماز کے انتظار کی نیت بھی کریں، جب تک مصلے پر بیٹھی رہیں گی، نماز کا ثواب ملتا رہیگا۔ اور جب نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلیں، تو پہلے بایاں پیر نکالیں۔ اس طرح سنتوں پر چلنے کا ثواب ملیگا۔

مردوں کی طرح عورتیں بھی اپنے اعتکاف کی جگہ سے شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر نہ نکلیں، مثلاً: (۱) کھانے کے پہلے اور کھانے کے بعد، ہاتھ منہ بھی وہیں اعتکاف کی جگہ پر برتن میں دھوئیں۔ (۲) صابن سے ہاتھ منہ دھونا ہو، یا مسواک منجن کرنا ہو، تو پہلے وضو کی نیت کریں، اور وضو کے ساتھ یہ سب کام کریں۔ (۳) وضو کی جگہ پر، وضو کے پہلے یا وضو کے بعد، بیٹھے بیٹھے، یا کھڑے کھڑے باتیں نہ کریں، اور وہاں کپڑے وغیرہ سے وضو کا پانی بھی نہ سکھائیں۔ بلکہ چلتے چلتے یا اعتکاف کی جگہ پر آکر ہاتھ منہ پونچھیں۔ (۴) کسی حاجت کے لئے نکلیں تو کھڑے کھڑے باتیں نہ کریں، چلتے چلتے باتیں کرسکتی ہیں، یا اعتکاف کی جگہ پر آکر باتیں کریں۔ (۵) اسی طرح پکانے کی جگہ پر بھی نہ جائیں، اعتکاف کی جگہ پر بیٹھے بیٹھے بتائیں۔ (۶) کنگھی وغیرہ بھی اعتکاف کی جگہ پر کریں، تیل کنگھا لینے کے لئے اور بال ڈالنے بھی اعتکاف کی جگہ کو نہ چھوڑیں، یہ سب کام گھر کی لڑکیوں سے کروالیں۔ (۷) دوسرے کمرے میں بھی نہ جائیں، اور اعتکاف کی جگہ ہی سو جائیں۔ (۸) پان وغیرہ کھاتی ہوں، تو تھوک دانی رکھیں، ناک صاف کرنے یا تھوکنے کے لئے بھی اعتکاف کی جگہ کو

نہ چھوڑیں۔(۹) نہانے کی بہت ہی حاجت ہو، تو اوپر بتایا اس طرح نہائیں۔(۱۰) یکسوئی سے عبادت کے لئے، اگر آسانی سے چادر وغیرہ سے پردہ ہو سکتا ہو، تو کر سکتی ہیں۔(۱۱) علماؤں سے پوچھ کر اپنا اعتکاف صحیح کریں۔

اللہ تعالیٰ تمام معتکفین حضرات کو، اعتکاف کے صحیح آداب کی رعایت کرتے ہوئے، عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

مرتب

محمد یوسف ملیک، نوتن نگر، آنند

گجرات

۲۰ ر رجب المرجب ۱۴۲۴ھ

اپنے مرحوموں کے ایصالِ ثواب کے لئے اگر کسی کو یہ رسالہ چھپوا کر تقسیم کرنا ہو، یا کوئی کتب خانہ والا چھپوا کر مناسب داموں سے بیچنا چاہے، تو انھیں اجازت ہے۔

کتاب ملنے کا پتہ

محمد یوسف ملیک، نوتن نگر، آنند

خطیب کتاب گھر اینڈ پرنٹرس

خاص بازار، تین دروازہ، احمد آباد۔ فون ۵۳۵۲۴۶۸

ٹائپ سیٹنگ : ایشین گرافکس

سلیکٹیڈ ہاؤس، دوسری منزل، نشاط ہوٹل کے سامنے

تین دروازہ، احمد آباد۔ ۱